السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

علمائے دین ارشاد فرمائیں کہ "یا رسول اللہ" کہنا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ بعض علماء اس کے جواز میں بڑے بڑے دلائل پیش کرتے ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ماہرین) علم پر مخفی نہیں کہ کسی کو ندا کرنا یعنی پکارنا اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ وہ شخص بالذات یا بالواسطہ اس پکار کو سنے۔ بالذات یہ کہ اپنے کان سے سنے یعنی وہاں پر حاضر ہو اور بالواسطہ یہ کہ خط میں لکھے اور وہ خط اس شخص کو پہنچے) یا کسی کی معرفت سنے، جیسا کہ عرف میں ہے کہ خطوط میں مخاطب کو ندا کرتے ہیں اور جو شخص نہ حاضر ہو نہ بواسطہ خط اور نہ کسی معرفت اس کو خبر دی جائے۔ ایسے شخص کو اگر کوئی پکارے تو سوا احمق کے اسے کیا کہا جا سکتا ہے۔ جیسے کوئی شخص دہلی میں رہ کر اس شخص کو پکارے جو لکھنو میں ہے کہ "اے فلاں" تو لوگ اسے سوائے دیوانے کے اور کیا کہیں گے۔

سوندا کرنا یعنی "یا فلاں" کہنے کے لئے ضروری ہے کہ یا وہ شخص خود اپنے کانوں سے سنتا ہو یا بذریعہ خط، یا کسی شخص کی معرفت اسے اس پکار کی خبر ہو ورنہ ندا صحیح نہیں ہے۔ کما لا یخفی

علم غیب صرف اللہ کی صفت ہے:

تو "یا رسول اللہ" کہنا جب ہی درست ہوسکتا ہے کہ یہ امر ثابت ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور ان کو غیب کی خبر ہے یا کوئی شخص ان کو اس پکار کی خبر دیتا ہے اور ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی ثابت نہیں ہے، بلکہ بالکل غلط ہے۔ اول اس لئے کہ ہر جگہ سے سننا اور غیب کی باتیں جاننا سوائے اللہ کے اور کسی کی صفت نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص ماسوا اللہ کے دوسرے میں بھی یہ صفت ثابت کرے تو وہ قطعی مشرک ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الغَيبِ لا يَعلَمُها إِلّا هُوَ وَيَعلَمُ ما فِى البَرِّ وَالبَحرِ ... ٥٩ سورة الانعام

"اور غیب کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں۔"

اور فرمایا:

قُل لا أَقولُ لَكُم عِندى خَزائِنُ اللَّهِ وَلا أَعلَمُ الغَيبَ ... ٥٠ سورة الانعام

"آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔"

مزید اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُل لا أَملِكُ لِنَفسى نَفعًا وَلا ضَرًّا إِلّا ما شاءَ اللَّهُ وَلَو كُنتُ أَعلَمُ الغَيبَ لَاستَكثَرتُ مِنَ الخَيرِ وَما مَسَّنِىَ السّوءُ ... ١٨٨ سورة الاعراف

"آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سا منافع حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔""

1])1)

اور اللہ تعالیٰ اپنے تئیں مدح فرماتا ہے جو اختصاص پر دلالت کرتا ہے ارشاد ہے:

أَلَم تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعلَمُ ما فِى السَّمٰوٰتِ وَما فِى الأَرضِ ما يَكونُ مِن نَجوىٰ ثَلٰثَةٍ إِلّا هُوَ رابِعُهُم وَلا خَمسَةٍ إِلّا هُوَ سادِسُهُم وَلا أَدنىٰ مِن ذٰلِكَ وَلا أَكثَرَ إِلّا هُوَ مَعَهُم أَينَ ما كانوا ... ٧ سورة المجادلة

"کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے، تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں:

اوراس مضمون میں بیسیوں آیات واحادیث وارد ہیں کہ ہر جگہ سے سننا اور غیب جاننا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے ۔ کسی دوسرے کو اس کی مجال ہی نہیں اور تمام علماء اور اہل سنت اس کو تسلیم کرتے ہیں اور تمام کتب دینیہ اس مضمون سے بھری پڑی ہیں ۔ میں کہاں تک نقل کروں کہ یہ مشتی نمونہ ازخروار (ڈھیر سے ایک نمونہ) ہے ۔

منجملہ ان احادیث کے ایک حدیث کوثر ہے کہ بعض طالبین آبِ کوثر پر وارد ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے ، ان کو آنے دو یہ میرے اصحاب ہیں ۔ تب فرشتے کہیں گے "لاتدري ما احدثوا بعدک" آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ہے ۔ تو آپ ہی فرمائیں گے "سحقا سحقا لمن غَيَّرَ بعدي" اللہ کی رحمت سے دوری ہو ، دوری ہو ، جس شخص نے میرے بعد تبدیلی کی ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کو علم غیب نہیں ہے ، ورنہ ان کے "محدثات" (نئی ایجاد کردہ چیزوں) کو جان لیتے ۔

اور دوسرا امر بھی کہیں ثابت نہیں ہے کہ : جو کوئی "یا رسول اللہ" کہتا ہے تو اس کی یہ پکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی جاتی ہے ، جو کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے وہ ثبوت مہیا کرے ۔ حدیث میں سینکڑوں جگہ آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ "میں غیب نہیں جانتا" پھر "یا رسول اللہ" کہنا صریح شرک نہیں تو اور کیا ہے ، جو اس کے جواز کا مدعی ہے اسے لازم ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت کرے ورنہ بے دھڑک دین میں کوئی بات نہ کرے اور جاہلوں کو گمراہ نہ کرے ۔ نعوذ باللہ منہا

"یا رسول اللہ" کہنے والوں کے دلائل اور ان کا رد :

اب ان کٹ ملاؤں کے وہ دلائل ذکر کرتا ہوں جن سے وہ "یا رسول اللہ" کہنا درست بتاتے ہیں پھر اس کا شافی جواب بیان کروں گا ۔

پہلی دلیل :

یہ کہ قرآن میں ندا ہے ۔

جواب :

وہ تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو پکارتا ہے ۔ اور اس پکار کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے ہوتی تھی کیونکہ قرآن حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے تھے اور مسلمان جو پڑھتے ہیں وہ اللہ کا کلام نقل کرتے ہیں ، خود مسلمان ندا نہیں کرتے کہ یہ استدلال ممکن ہو ، جیسے کوئی شخص کسی دوسرے کا خط پڑھے تو جو اس خط کا مضمون ہوگا وہ پڑھنے والے کا نہیں بلکہ خط لکھنے والے کا ہوگا پھر اس سے دلیل پکڑنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے ۔

دوسری دلیل :

ہم التحیات میں پڑھتے ہیں ۔ السلام علیک ایہا النبی ۔ یہ ندا نہیں تو اور کیا ہے

جواب :

اس کا جواب بھی وہی ہے کہ یہ بھی کلام ، اللہ تعالیٰ کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں خطاب کر کے فرمایا تھا ۔ مسلمان اسی کی نقل کرتے ہیں ، چنانچہ حدیث معراج میں مفصلا مذکور ہے ۔ غرضیکہ کہیں حدیث یا فقہ میں موجود ہو کہ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے تو ایسا کہنے والا کتب معتبرہ سے دلیل لائے یا پھر عقیدہ فاسدہ سے رُک جائے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

قد نمقہ العبد المساکین محمد یٰسین الرحیم آبادی عفی عنہ

الجواب صحیح ۔ فقیر محمد حسین

الجواب صحیح ۔ ابو القاسم محمد عبد الرحمٰن تغمدہ اللہ تعالیٰ بالغفران

صورتِ مسئولہ میں معلوم کرنا چاہیے کہ ہر فرد بشر پر یہ لازم ہے کہ تمام افعال و اقوال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی اتباع کرے اور یہ بھی واضح ہوا کہ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان جملہ امور میں جو آپ نے کئے ہیں لازم ہے ویسے ہی ان میں بھی لازم ہے جو افعال و اقوال آپ نے نہ توکئے اور نہ فرمائے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بطور درود و وظیفہ کے کسی کو سکھلائے ہوں ، کما افاد الشیخ/عبد الحق الحنفی المحدث الدہلوی ۔ اور یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ جس قدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی کسی شخص کو نہ ہوئی ہوگی ، کیونکہ حضرات صحابہ فرماتے ہیں کہ :

(لم یکن شخص أحب إلیہم من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا إذا رأوہ لم یقوموا لہ لما یعلمون من کراہتہ لذلک کذا فی المشکاۃ وہذا حدیث حسن صحیح (ترمذی احمد شاکر 5/40، مصابیح السنۃ 3/286

"کوئی شخص بھی انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر محبوب نہ تھا ، اور جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے ، کیونکہ وہ اس میں آپ کی کراہت کو جانتے تھے ۔"

اور یا رسول اللہ کہنا نہ صحابہ نہ تابعین نہ تبع تابعین اور نہ ہی چاروں اماموں سے کہنا ثابت ہے اور جو کام قرونِ ثلاثہ میں مروج نہ تھا وہ بدعت ہے اور اس کام کا کرنے والا گمراہ ہے ، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ

(من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد (کذا فی البخاري ومسلم وغیرہما من کتب الحدیث) (بخاری 5/301، مسلم 3/1344

"جس نے ہمارے اس (دین) کے معاملہ میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کیا جو اس میں نہ ہو وہ مردود ہے۔"

تولامحالہ غیراللہ کو خواہ رسول ہو یا ولی ہو یا شہید ہو، مردہ ہو یا زندہ غائبانہ پکارنا ہر گز ہر گز درست نہیں، جو ایسا کرے وہ گمراہ ہے۔

تمام مومنین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بھائیو! درود شریف کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو ایک بار مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس پر اللہ کی دس بار رحمت ہوتی ہے۔ یا رسول اللہ کہنے میں اللہ و رسول ہر گز راضی نہیں ہوتے۔

حررہ عاجز/ابو محمد عبدالوہاب الفنجابی۔

اسمائے گرامی مؤیدین علماء کرام:

محمد طاہر 1304ھ

سید محمد عبدالسلام 1299ھ

ابو محمد عبدالحق 1305ھ

محمد یوسف 1303ھ

خادم شریعت رسول الاداب 1300ھ ابو محمد عبدالوہاب

عبدالرؤف 1303ھ

جواب ھذا صحیح ہے۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

---

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا لگنا اور آپ کا پریشان رہنا (2) سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہونا (3) ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قتل کر دیا جانا جن کو دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا گیا تھا۔ (4) (1) قیامت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ہی جانتا ہے کہ کب قائم ہوگی۔ (5) طائف اور جنگِ اُحد میں آپ کا زخمی ہونا۔ (6) ان شاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے وحی کا کچھ دن بند رہنا۔۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ غیب تھے تو ان واقعات کا کیا معنی ہے؟ (جاوید)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 181

محدث فتویٰ